السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیا شرعاً جائز ہے، جس کی زبان میں لکنت ہو اور تجویز کے عام قواعد سے ناواقف ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصل میں تو امام ایسے شخص کو بنایا جائے جو متقی اور پرہیز گار ہو اور قرآن کا سب سے زیادہ پڑھنے والا ہو۔ نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

«یؤمھم اقرءھم لکتاب اللہ»

''امامت وہ کرائے جو کتاب اللہ کو زیادہ پڑھنے والا ہو۔،،

ظاہر ہے کہ جس کا حفظ زیادہ ہوگا قرآن کو زیادہ پڑھے گا۔

مالک بن حویرث کی خدمت میں زیادہ عمر والے کا تذکرہ ہے اور یہ اس وقت ہے کہ اگر امامت کے اہل افراد میں سارے ہی ایک جیسا حفظ رکھتے ہوں۔ قراءت بھی صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کرنے والے ہوں تو ان میں سے سب سے بزرگ شخص کا انتخاب کیا جائے گا۔

''قاری قرآن،، اسی کو کہا جاتا ہے جو قرآن کو صحیح تلفظ اور قواعد تجوید کے مطابق پڑھتا ہو۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے ڈرائیوروں کی اصطلاح اس شخص کے لیے مخصوص ہے جو باقاعدہ ڈرائیونگ کا لائسنس رکھتا ہو۔ آپ اپنی کار چلانے کے لیے بہترین ڈرائیور کا انتخاب کرتے ہیں، ایک سیکھنے والے شخص کو ڈرائیور کے طور پر نہیں رکھتے ہیں۔ نماز تو ایک تو بہت ہی اعلیٰ وارفع عبادت ہے، اس کے لیے مساجد کمیٹی کو حافظ اور قاری کا انتخاب کرنا چاہیے۔ کسی مسجد میں اگر ایسا امام مقرر کیا جا چکا ہو جس کی زبان میں لکنت ہو یا وہ تجوید کے قواعد کی پابندی نہ کرتا ہو تو احسن طریقے سے اسے بدلنے کی کوشش کی جائے، بدرجہ مجبوری اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی۔ وہ ایسے ہی جیسے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلوا خلف کل برّ وفاجر)

''ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھ لو۔،، (السنن الکبریٰ للبیھقی: 4 19، یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھیے: ضعیف ابی داوٗد الالبانی: 1 208-210، حدیث: 94، لیکن مذکورہ بالا مقصود ایک دوسری حدیث سے پورا ہو جاتا ہے، جس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ائمہ تمہیں نماز پڑھاتے ہیں۔ اگر وہ صحیح پڑھائیں تو تمہاری نماز ہو جائے گی اور اگر وہ غلطی کریں تو تمہاری نماز ہو جائے گی اور (ان کی خطا) ان کے خلاف ہوگی۔،، 0 صحیح البخاری، الاذان، حدیث: 694)

اس کا حکم کا منشا یہ نہیں کہ ایک بداخلاق، بدسیرت شخص کو امام بنایا جائے بلکہ اس کا مطلب ہے کہ اگر مصلے پر ایسا شخص مسلط ہو گیا ہے تو فتنہ وفساد سے بچنے کے لیے اس کے پیچھے نماز پڑھ لینی چاہیے، جیسے صحابہ اور کئی تابعین حجاج بن یوسف جیسے ظالم وسفاک شخص کے پیچھے نماز پڑھتے رہے۔ اگر وہ اس کو تبدیل کرنے پر قادر ہوتے تو یقیناً ایسا کر ڈالتے لیکن بہر صورت اسے دل سے برا جانتے رہے جو کہ منکر کے بدلنے کا تیسرا درجہ ہے۔

میری مراد حدیث رسول ﷺ ہے: ''تم میں سے جو شخص منکر کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے بدل دے، نہ کر سکے تو زبان سے فہمائش کرے، اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔،،

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

نماز کے مسائل، صفحہ: 293

محدث فتویٰ